• کتاب الٰہی میں انسان کے لئے جو مینو بتایا گیا ہے۔ اس کے مطابق خون ہمارے لئے حرام ہے۔ نزول کتاب کے وقت تک انسان اس قانون کی غذائی اہمیت سے بے خبر تھا۔ لیکن بعد کو جب سائنسی طور پر خون کے اجزاء کی تحلیل کی گئی تو معلوم ہوا، کہ یہ قانون نہایت اہم مصلحت پر مبنی تھا۔ سائنسی تجزیہ نے اس کو رد نہیں کیا بلکہ اس کی معنویت ہم پر واضح کی ــ یہ تجزیہ بتاتا ہے کہ خون میں کثرت سے یورک ایسڈ (URIC ACID) موجود ہے جو ایک تیزابی مادہ ہونے کی وجہ سے خطرناک زہریلی تاثیر اپنے اندر رکھتا ہے اور غذا کے طور پر اس کا استعمال سخت مضر ہے۔ ذبیحہ کا مخصوص طریقہ جو اسلام میں بتایا گیا ہے۔ اس کی مصلحت بھی یہی ہے اسلامی اصطلاح میں ذبیحہ سے مراد جانور کو خدا کے نام پر ایسے طریقہ سے ذبح کرنا ہے، جس سے اس کے جسم کا سارا خون نکل جائے۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے کہ جانور کی صرف شہ رگ کو کاٹا جائے۔ لیکن گردن کی رگوں کو قائم رکھا جائے۔ تاکہ مذبوحہ کے دل اور دماغ کے درمیان موت تک تعلق قائم رہے۔ اور جانور کی موت کا باعث صرف کامل اخراج خون ہو نہ کہ کسی اعضائے رئیسہ پر صدمہ کا پہنچنا۔ کیونکہ کسی اعضائے رئیسہ مثلاً دماغ، دل یا جگر کے صدمہ رسیدہ ہونے سے فی الفور موت تو وارد ہو جاتی ہے۔ لیکن ایسی صورت میں خون آناً فاناً جسم میں منجمد ہو کر تمام گوشت میں سرایت کر جاتا ہے۔ اور سارا گوشت یورک ایسڈ کی آمیزش کی وجہ سے زہریلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سؤر کو بھی حرام کیا گیا۔ زمانہ قدیم میں انسان کو اس کے بارے میں کچھ زیادہ معلوم نہ تھا۔ مگر جدید طبی تحقیقات نے بتایا ہے کہ اس کے اندر بہت سے نقصانات ہیں۔ مثلاً مذکورہ بالا یورک ایسڈ جو ایک زہریلا مادہ ہے۔ اور ہر جاندار کے خون میں موجود رہتا ہے۔ وہ اور جانداروں کے جسم سے تو خارج ہو جاتا ہے۔ مگر سور کے اندر سے خارج نہیں ہوتا۔ گردے جو ہر انسانی جسم میں ہوتے ہیں۔ وہ اس زہریلے مادے کو پیشاب کے ذریعہ خارج کرتے رہتے ہیں۔ انسانی جسم اس مادے کو نوّے فیصدی خارج کر دیتے ہیں۔ مگر سور کے جسم کے عضلات کی ساخت کچھ اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ اس کے خون کا یورک ایسڈ صرف دو فیصدی ہی خارج ہو پاتا ہے۔ اور بقیہ حصہ اس کے جسم کا جزو بنتا رہتا ہے۔ چنانچہ سور خود بھی جوڑوں کے درد میں مبتلا رہتا ہے اور اس کا گوشت کھانے والے بھی وجع المفاصل جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ کوئی غذا، خواہ وہ مفید ہو یا مضر، جب اسکی تاثیرات بتائی جاتی ہیں۔ تو یہ صرف اس کی انفرادی تاثیر کا بیان ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب وہ کھائی جائے تو لازمی طور پر فوراً ہر شخص میں وہی اثر بھی ظاہر کرے جو انفرادی مطالعہ میں ہم نے اسکے اندر پایا تھا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ آدمی عموماً کسی چیز کو تنہا شکل میں اسطرح نہیں کھاتا کہ صرف اسی کو اکیلے عمل کرنے کا موقع ملے بلکہ مختلف چیزوں کیساتھ ایک چیز کو پیٹ میں داخل کرتا ہے۔ اسی طرح اور بھی اسباب ہیں جن کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے کہ مختلف چیزوں کے عمل اور ردعمل سے اکثر ایک چیز کی انفرادی تاثیر گھٹ جاتی ہے۔ اور بعض اوقات ختم بھی ہو جاتی ہے۔ تاہم جب کسی چیز کی ذاتی خصوصیات کا تجزیہ کیا جائے تو وہی بات کہی جائے گی، جو انفرادی طور پر اس کے اندر ثابت ہو رہی ہو ــــ۔

■■